رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

۴۴۵

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ — عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY.

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورّخہ ۱۳ محرّم سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۷۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے ؀

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج پھر ناساز ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ اور متلی کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؀

بیرونی جماعتوں کے اکثر نمائندے مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے پہونچ چکے ہیں۔ جن کی رہائش کا انتظام بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں کیا گیا ہے ؀

گزشتہ پرچہ میں جو یہ لکھا گیا ہے۔ کہ تحقیقاتی کمیشن نے معائنہ کا کام ختم کرکے آخری رپورٹ پیش کر دی۔ یہ درست نہیں۔ اس وقت کمیشن نے نظارت اعلیٰ کے معائنہ کی رپورٹ پیش کی ہے۔ اور ابھی بعض اور نظارتوں کا معائنہ باقی ہے ؀

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل الرائے صحابہؓ کا مقام اطاعت

"پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے اُن کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وُہ اصُول سیاست سے خُوب واقف تھے۔ کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ اور دیگر صحابۂ کرام خلیفہ ہُوئے۔ اور ان میں سلطنت آئی۔ تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارِ گراں کو سنبھالا ہے۔ اُس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضُور ان کا یہ حال تھا۔ کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا۔ اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا۔ اور جو کچھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپ کے لبِ مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر اُن میں یہ اطاعت اور یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا۔ بلکہ ہر ایک اپنی رائے کو مقدم سمجھتا۔ اور پھوٹ پڑ جاتی۔ تو وُہ اس قدر مراتبِ عالیہ کو نہ پاتے"!

(الحکم نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کے انیس مطالبات میں سے نیرھواں مطالبہ "طلبا کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجا جائے" ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔" باہر کے دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں جس میں چاہیں تعلیم کے لئے بھیجیں۔ میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہمارے مرکزی سکولوں میں باہر کے دوست کم بچے بھیج رہے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کو پیش کریں۔ جو اس بات کا اختیار دیں۔ کہ ان کے بچوں کو ایک خاص رنگ۔ اور خاص طرز میں رکھا جائے ؛

دینی تربیت پر زور دینے کے لئے جس رنگ میں ان کو رکھنا چاہیں رکھ سکیں اس کے ماتحت جو دوست اپنے لڑکے پیش کرنا چاہیں کریں۔ ان کے متعلق میں ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے کہوں گا۔ کہ انہیں تہجد پڑھانے کا خاص انتظام کریں۔ قرآن کریم کا درس اور مذہبی تربیت کا پورا انتظام کیا جائے۔ اور ان پر ایسا گہرا اثر ڈالا جائے۔ کہ اگر ان کی ظاہری تعلیم کو نقصان بھی پہونچ جائے۔ تو اس کی پروا نہ کی جائے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ان کی ظاہری تعلیم کو ضرور نقصان پہونچے اور نہ بظاہر اس کا امکان ہے" ؛

چند دنوں تک یعنے یکم اپریل سے تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ سب لوگ اپنے عزیز بچوں کو ایسی درسگاہوں میں داخل کرانے کی فکر میں ہوں گے۔ جن میں ان کے بچوں کی نہ صرف صحیح معنوں میں تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا جائے۔ بلکہ ان کو دینی تعلیم کا آئندہ نسل کے لئے عمدہ نمونہ بنایا جائے ؛

سکولوں کی بگڑی ہوئی فضا کو دیکھ کر میں اس وقت یہ مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو سوائے قادیان کے اور کہیں نہ داخل کرائیں۔ تاکہ صحیح طور پر ان کو تعلیم بھی حاصل ہو سکے۔ اور دینی علوم حاصل کر کے ان کی تربیت اس قسم کی ہو۔ کہ وہ خادم دین ثابت ہوں ؛

میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ بچے جو قادیان کی فضا میں پرورش پاتے ہیں۔ آج میں اپنے والد صاحب کے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ جنہوں نے مجھے باوجود غیر احمدی ہونے کے قادیان کے مدرسہ میں داخل کرایا۔ مجھے قوی امید ہے۔ کہ وہ بچے جن کے فرض شناس والدین تکلیف جھیل کر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قادیان میں تعلیم دلوا رہے ہیں۔ ان کے حق میں بھی ضرور دعا کریں گے۔

خاکسار۔ محمد ابراہیم احمدی انگلش ٹیچر ننکانہ صاحب

جماعت ہائے سندھ سے اپیل

یکم اپریل سے سندھ پراونشل انجمن اپنا کام شروع کر دے گی۔ انشاء اللہ تنظیم اور تبلیغ کے لئے ہمیں بہت سے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ مگر انجمن اتنے مصارف برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ احباب جو کچھ نہ کچھ وقت خدا کی راہ میں بلا معاوضہ دے سکیں آگے بڑھیں۔ تا کہ سندھ میں تبلیغی نظام کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کا اجر عظیم پا سکیں۔ ہر لیاقت اور علم کا دوست اس خدمت میں حصہ لے سکتا ہے۔ اگر کوئی صاحب خدمت دین کرنے کی تڑپ تو رکھتے ہوں۔ مگر اپنے مصارف برداشت نہ کر سکتے ہوں۔ تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ کہ کتنا وقت وقف کر سکیں گے۔ ممکن ہے خاص حالات میں انجمن کچھ مصارف برداشت کر سکے اور ان کو اس جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینے کا موقعہ مل جائے۔ میں نے انچارج صاحب تحریک جدید کی خدمت میں درخواست بھیج دی ہے۔ کہ اپریل سے جن احباب نے وقت وقف کیا ہو۔ انہیں ہدایت فرمائی جائے کہ پراونشل نظام کے ماتحت کام کریں۔ امید ہے منظوری کا اعلان ہو جائے گا ؛

خاکسار۔ محمد حسین خان پراونشل سکرٹری تبلیغ صوبہ سندھ

احباب کو ضروری اطلاع

چونکہ شروع سال سے بفضل خدا قادیان میں ٹیلیفون لگ چکا ہے۔ اس لئے احباب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ سے کسی ضروری امر کے لئے نمبر ۲۲ پر (جو ناظر صاحب اعلےٰ کا ریلیو اور قریب ترین ہے) کے ذریعہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ ایسے احباب جو دور کے شہروں میں ہوں۔ اور ان کے ہاں ٹیلیفون ہوں۔ وہ اپنے ٹیلیفون نمبر سے مطلع فرما کر ممنون کریں۔ تاکہ بوقت ضرورت انہیں پیغامات بھجوائے جا سکیں۔ اسی طرح تار بھیجنے والے اصحاب نوٹ فرما لیں۔ کہ نظارت ہذا کو تار دیتے وقت پورا پتہ "ناظر تبلیغ قادیان" لکھا کریں۔ اس سے کم ایک یا دو لفظ کا تار بروئے قواعد تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اور کوئی پتہ رجسٹری شدہ نہیں ہے ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رسالہ "اتحاد" رام پور

ریاست رام پور یو۔ پی سے زیر اہتمام مولانا سید عبد الدائم صاحب دائم جلالی مدرس مدرسہ عالیہ رام پور ایک ماہوار رسالہ "اتحاد" کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ جس میں نہایت لطیف پیرایہ میں مسلمانوں کو اتحاد اور یکجہتی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور ان کی ذلت و ادبار کو آپس کی عداوت اور دشمنی کا نتیجہ ثابت کیا جاتا ہے۔ چونکہ ہم بھی دل سے اس بات کے خواہشمند ہیں۔ کہ مسلمان آپس کے اختلافات کے باوجود غیر مسلم دنیا کے مقابلہ میں متحد اور متفق ہوں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور الفت کا سلوک کریں۔ اس لئے اس رسالہ سے ہماری جماعت کے دوست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نیز علمی ادبی۔ تاریخی مضامین سے بھی مستفیض ہو سکتے ہیں۔ قیمت دو روپے سالانہ اور پتہ دفتر اتحاد بازار صفدر گنج رام پور ہے ؛

مقدمہ قبرستان کی سماعت

بٹالہ ۲۵ مارچ۔ آج پھر مقدمہ مندرجہ عنوان کی سماعت ہوئی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر اور جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر موجود تھے۔ مسٹر ڈی آربیٹ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس۔ راجہ عمر دراز سابق سب انسپکٹر پولیس بٹالہ۔ کیپٹن نواب الدین صاحب انچارج ایکسرے امرتسر اور کرنل پی۔ اے ڈارگن سول سرجن امرتسر کی شہادتیں ہوئیں۔ اب صرف ایک گواہ ماسٹر تاج الدین لدھیانوی کی شہادت باقی ہے۔ آئندہ سماعت کے لئے ۸ اپریل ۱۹۳۷ء کی تاریخ مقرر ہوئی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ محرم ۱۳۵۶ھ

ایک نہایت اشتعال انگیز اور ناپاک نظم

قابلِ توجہ حکومتِ پنجاب

معلوم نہیں حکومت کا محکمۂ احتساب اس وقت تک کیوں حرکت میں نہیں آتا جب تک کسی فتنہ وشرارت کے خلاف متعلقہ حلقہ میں ایک شور نہیں برپا ہو جاتا۔ اور غم وغصہ اور رنج والم کی رو نہیں پھیل جاتی۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ کوئی شر انگیز خواہ کتنا ہی نہایت ہی شرمناک طریق سے دوسروں کی دلآزاری کا باعث بنتا ہے۔ اور پُر امن فضاء میں چنگاری پھینک کر تماشہ دیکھنا چاہتا ہے مگر حکومت اس وقت تک اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ جب تک ان لوگوں کی طرف سے جن کے جگر کو زخمی۔ اور قلب کو مجروح کیا جاتا ہے۔ اور جن کے تن بدن کو آگ لگا دی جاتی ہے۔ واویلا نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے۔ کہ کسی شرارت اور فتنہ انگیزی کے خلاف اس لیئے کارروائی کی جائے۔ کہ وہ جُرم ہے۔ نہ اس لیئے کہ اس نے کس قدر لوگوں کو تڑپایا اور انہیں شور مچانے پر مجبور کر دیا ہے۔ جرم ہر حال میں جرم ہے۔ خواہ اس کا ارتکاب ایک کمزور اور ناتوان فریق کے متعلق کیا جائے۔ خواہ شور وشر کی طاقت رکھنے والوں کے متعلق ؀

اسی اصل کو پیش کر کے ہم حکومت پنجاب کے محکمہ احتساب سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کیا اس کے علم میں ابھی تک گوجرانوالہ کا ایک چیتھڑا جس نے اپنا نام "شانِ حق" رکھا ہُوا ہے۔ نہیں آیا۔ اگر آیا ہے۔ تو کیا اس کے ۱۷۔ مارچ کے پرچہ کے صفحۂ اوّل پر "فتنۂ آخر زمان" کے عنوان سے جو نظم شائع کی گئی ہے۔ وُہ دیکھی ہے۔ اگر دیکھی ہے۔ تو بتایا جائے۔ اس کے متعلق کیا کارروائی کی گئی ہے۔ ہم ان نہایت ہی گندے اور ناپاک اشعار کو جو اس اخبار نے موٹے قلم سے شائع کیے ہیں۔ اس لیئے نقل کرنا نہیں چاہتے۔ کہ ان کا ایک ایک لفظ ہر احمدی کے قلب وجگر کے لیئے نیزہ دستان ثابت ہوگا۔ اور غم وغصہ کی ایک ایسی لہر پیدا ہو جائے گی۔ جو نہ صرف پنجاب تک محدود رہے گی۔ نہ ہندوستان تک بلکہ دُنیا کے دور دراز علاقوں تک جا پہونچے گی۔ اور ہر احمدی کو بے تاب بنا دے گی۔ لیکن حکومت کی نظر سے وُہ اشعار اوجھل نہیں۔ جن کا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہے۔ اور وُہ یہ بھی بآسانی اندازہ لگا سکتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے بانی اور پیشوا کے متعلق جسے وُہ خدا تعالےٰ کا نبی یقین کرتی ہے۔ اور جس کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنا اپنے لیۓ باعثِ فخر سمجھتی۔ اور ذریعہ نجات خیال کرتی ہے۔ جو کچھ کہا گیا ہے۔ وُہ کس قدر دُکھ دینے والا کس قدر دل دکھانے والا اور کس قدر مشتعل کرنے والا ہے۔ پیشتر اس کے کہ جماعت احمدیہ میں اخبار "شانِ حق" کی اس نہایت ہی اشتعال انگیز اور قابلِ مذمت حرکت کے خلاف شور۔ اور ہیجان پیدا ہو۔ اور احمدی جماعتیں اپنے زخمی دلوں کی آہیں بلند کرنا شروع کریں۔ حکومت پنجاب کو چاہیئے کہ اس اخبار کے کارپردازوں کی اس شرارت کی طرف متوجہ ہو۔ اور ان لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

حال ہی میں حکومتِ پنجاب نے ایک ہندو اخبار کے متعلق جس نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں چند بے ادبانہ الفاظ استعمال کیے کارروائی کر کے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس طرح اس جذبہ ناراضگی کا خاتمہ کر دیا ہے۔ جو مسلمانوں میں رونما ہو رہا تھا۔ امید ہے۔ کہ وُہ جماعتِ احمدیہ کے بارے میں بھی اسی سرگرمی کا اظہار کرے گی ؀

قصور میں شیعوں پر پابندی

شیعوں کی ان مذہبی رسُوم سے جنہیں وُہ محرم کے ایام میں ادا کرتے ہیں۔ خواہ کسی کو کتنا ہی اختلاف ہو۔ یہ ایک صاف بات ہے۔ کہ جس طرح دوسرے لوگوں کو اپنے مذہبی مراسم ادا کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح شیعوں کو بھی ہے۔ باوجود اس کے قصور میں شیعوں پر ایسی پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ جو پنجاب میں کسی اور جگہ نہیں۔ اس کی وجہ اگر یہ ہے۔ کہ کسی قسم کے فساد اور لڑائی جھگڑے کا خطرہ ہے تو اس کا انتظام کرنا حکام کا فرض ہے۔ وُہ فساد کو روکنے کے لیۓ ضروری ہدایات دے سکتے ہیں۔ اور ایسی پابندیاں بھی عائد کر سکتے ہیں۔ جو دوسروں کے جذبات کا لحاظ رکھنے کیلیۓ ضروری ہوں۔ لیکن کسی مذہبی رسم کی ادائیگی کی ممانعت اس لیئے نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ اس رسم کو دوسرے ناپسند کرتے ہیں۔ ذمہ وار حکام کو یہ بات خاص طور پر مدنظر رکھنی چاہیئے۔ اس کے مقابلہ میں ہم شیعہ اصحاب کو بھی یہ مشورہ دیں گے۔ کہ وُہ جن پابندیوں کو ناجائز اور اپنے مذہبی امُور میں مداخلت سمجھتے ہیں ان کو دُور کرانے کے لیئے آئینی جد وجہد کریں۔ خواہ اس کے لیئے انہیں دُور تک پہونچنا پڑے۔ اور سول نافرمانی کے ذریعہ معاملہ کو اور زیادہ نہیں اُلجھانا چاہیئے۔ ہندوستان میں سول نافرمانی کا کافی تجربہ کیا جا چکا ہے۔ اور کانگرس جیسی وسیع الاثر اور طاقتور پارٹی جب ناکام ہو چکی ہے۔ تو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے ؀

مُسلمان مٹ جائیں یا متحد ہو کر رہیں

مسٹر جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۱۷ مارچ میں تقریر کرتے ہُوئے مسلمانوں کو اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وُہ یا تو متحد ہو کر رہیں۔ یا پھر مٹ جائیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا:۔

"مسلم لیگ کے ارکان کا فرض اولین یہی ہے۔ کہ ایک ایک دیہہ اور ایک ایک قصبہ میں گھوم کر مسلمانوں کی تنظیم کریں۔ اور انہیں کہیں۔ یا تو وُہ مٹ جائیں یا زندہ قوموں کی طرح رہنا سیکھیں۔ ایک ایسی قوم کی طرح جو ہر لحاظ سے متحد ہو"

نصیحت نہایت معقول ہے۔ اور مسلمانوں کی ہستی کے قیام کے لیۓ نہایت ضروری۔ لیکن جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے۔ اس وقت تک کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ مسلم لیگ کو پہلے اپنے اندر ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے مسلمانوں کو متحد کرنا چاہیئے اور پھر عام مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کی سرگرم کوشش کرنی چاہیئے ؀

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری دُنیا کا آئندہ مذہب کونسا ہوگا؟

اسلام کی دیگر مذاہب پر فضیلت

ادیانِ عالم میں اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس میں انسانی فطرت کی ہر تڑپ کے لئے تسکین کا سامان موجود ہے کسی زمانہ میں دنیا کے کسی حصہ میں پیدا ہونے والی کوئی ایسی تمدنی یا اقتصادی مذہبی یا سیاسی مشکل نہیں۔ جس کے حل کی اصولی تعلیم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں موجود نہ ہو۔ اسلام کو اس امر کا فخر حاصل ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں پیش آنے والے مسائل میں سے کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ جس کے سامنے اسے سرنگوں ہونا پڑے۔ اسلام کو اس امر کی ضرورت نہیں۔ کہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے مجالس قانون ساز کا دست نگر ہو۔ اسلام کو یہ احتیاج نہیں کہ بنی نوع انسان میں مساوات قائم کرنے کے لئے اپنی آسمانی تعلیم کو پس پشت ڈال دے بلکہ اپنی اسی حالت میں رہتے ہوئے جس میں آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کے سامنے پیش فرمایا۔ آج بھی ہر وادی میں راہنمائے کامل اور ہر ظلمت میں مشعل ہدایت ہے اگر ہندوستان کی مجلس قانون ساز خاوند کی جائداد میں بیوی کے حق وراثت کو تسلیم کرنے کا قانون بناتی ہے۔ تو گویا اسلام ہی کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ اور اگر مغربی ممالک عورتوں کو بذریعہ عدالت طلاق لینے کا حق عطا کرتے ہیں۔ تو وہ بھی اسلام ہی کی سچائی کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ غرضیکہ دنیا ہر رنگ میں اسلام کی اصولی تعلیم کو بہتر و برتر تسلیم کرتی ہوئی اس سے زیادہ قریب ہوتی چلی جارہی ہے۔ دنیا کے تمام موجودہ مذاہب فطرتی طور پر پیدا ہونے والی مشکلات کے سامنے سپر انداز ہو چکے ہیں۔ صرف دین فطرت اسلام ہی ہے۔ جو میدان میں کامیابی کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔

فطرتِ انسانی کی پکار

دیگر مذاہب کے علمبردار اپنے اپنے مذاہب کی بے بضاعتی سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب اس نئی روشنی کا ساتھ دینے سے عاجز ہے۔ اس لئے انہیں ایک ایسے مذہب کی جستجو ہے جس کے اصول انسانی فطرت سلیمہ کے مطابق ہوں۔ جس کی تعلیم عہد جدید کے آغوش میں پرورش پانے والوں کے لئے سرمایہ تسکین ثابت ہو۔ اور جو علم اور سائنس کے بے پناہ سیلاب کا کامیابی سے مقابلہ کر سکے۔

ٹربیون ۳۱ جنوری ۱۹۳۷ء میں "دنیا کا آئندہ مذہب" کے عنوان سے پروفیسر پریتم سنگھ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں موصوف فرماتے ہیں۔ "موجودہ زمانے کا تقاضا ہے۔ کہ مذہب کی جدید تشریح و تفسیر کی جائے۔ اور اسے ایسی صورت میں پیش کیا جائے۔ جو مؤثر ہونے کے ساتھ ساتھ قابلِ عمل بھی ہو۔ جس کے بنیادی اصول میں وحدت نسل انسانی۔ مساوات تسلسل۔ بنی نوع آدم اور ایسے معلمین کا ظہور شامل ہو۔ جو پرانی صداقتوں کو تغیر پذیر زمانے کی جدید روشنی میں پیش کر سکیں۔ ہمیں تمام پرانے عقائد کو ترک کر دینا پڑے گا۔ تمام غیر معقول۔ مافوق الفطرت۔ خارق عادت اور کورانہ تقلید سے تعلق رکھنے والے امور سے اعراض کرنا پڑے گا۔ آئندہ زمانہ کا مذہب ہمارے ذہنوں کو خود تراشیدہ، مبہم اور غیر واضح اعتقادات سے آزاد کر دیگا اور ان کی جگہ نئے نصب العین ہمارے سامنے پیش کرے گا۔ ایک معلم اپنی روحانی طاقت سے انسانی سوسائٹی میں ایک نئی زندگی پھونکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو شاہراہ ترقی پر لا کھڑا کرتا ہے اور اس طرح قدیم ورثہ کو ترک کئے بغیر مذہب کا ایک جدید دور پیدا کر دیتا ہے قدیم صحیفوں کی بنیاد پر ایک نہایت شاندار مستقبل کی عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے لیکن تعمیر کے لئے ایک جدید معمار کی ضرورت ہے۔

پروفیسر صاحب کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کی بیقرار روح کی تسکین کا سامان صرف اسی مذہب میں ہے۔ جس کی تعلیم علوم جدیدہ کی روشنی سے جلا یافتہ عقل و خرد کے مطابق ہو۔ اور جس میں ایسے معلمین کے ظہور کا عقیدہ بھی شامل ہو۔ جو پرانی صداقتوں کو تغیر پذیر زمانہ کی روشنی میں پیش کر سکیں یہ پروفیسر صاحب موصوف ہی کا خیال نہیں بلکہ زمانہ کی بے قرار روح اور بنی نوع انسان کی فطرت سلیمہ کی پکار ہے جسے موصوف نے اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

فطرت کی پکار کا جواب

جب ہم مذاہب عالم پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں سوائے اسلام کے کوئی ایسا مذہب نظر نہیں آتا۔ جو فطرت کی اس پکار کا تسلی بخش جواب دے سکے۔ کیونکہ بجز اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں جس کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ اس میں کوئی ایسا شخص بھی آسکتا ہے۔ جو خدا سے طاقت پاکر پرانی صداقتوں کو جدید روشنی میں پیش کر سکے پھر کوئی ایسا مذہب نہیں جو اپنی صداقت کے پرکھنے کے لئے عقل انسانی سے اپیل کرتا ہو۔ عیسائیت کہتی ہے خدا سے روح پاکر کھڑا ہونا حضرت مسیح پر ختم ہو چکا۔ اب کوئی نہیں جو خدا سے روح پاکر کھڑا ہو سکے۔ آریہ مذہب کا عقیدہ ہے۔ کہ اگنی۔ وایو۔ انگرا۔ اور آدیتہ ہی ایسی ہستیاں تھیں۔ جو خدا سے روح پاکر کھڑی ہو سکتی تھیں۔ اب ہمیشہ کے لئے خدا سے روح پانے کا دروازہ بند ہو چکا۔ لیکن اسلام کہتا ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون (الاعراف) اے بنی آدم ضرور آئیں گے تمہارے پاس میرے رسول تم میں سے جو بیان کریں گے۔ تم پر میری آیات پس جو تقوےٰ اختیار کرے گا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا اس پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ اور وہ حزن وملال سے دوچار نہیں ہوگا۔ اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس (الحج) اللہ تعالےٰ چنتا ہے اور چنتا رہے گا فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول ان ہر دو آیات سے ثابت ہے کہ ایسے وجود نوع انسان کی طرف آتے رہیں گے۔ جو خدا تعالےٰ سے قوت پاکر کھڑے ہوں گے۔ اور جنہیں اسلامی اصطلاح میں نبی یا رسول اور پروفیسر پریتم سنگھ صاحب کے قول کے مطابق معلم کہتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ ان انبیا یا معلمین کی آمد کا مقصد کیا ہے۔ سو قرآن کریم نے ان کی آمد کے بہت سے مقاصد بیان کئے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ ان اختلافات کو دور کرتے ہیں۔ جو ایک زمانہ گزر جانے کے بعد خدا تعالےٰ کے کلام کے متعلق انسانوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ بقرہ میں انبیاء کی بعثت کی غرض وغایت خدا تعالےٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین۔ وانزل معهم الکتب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیه (البقرہ) یعنے تمام انسان ایک امت ہوتے ہیں۔ پھر اللہ ان میں انبیاء بھیجتا ہے۔ جو بشیر اور نذیر ہوتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ سچائی والی کتاب نازل کرتا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں میں پیدا شدہ اختلافات کا فیصلہ کریں۔ اس آیت میں انبیاء کی بعثت کی یہ غرض بیان کی گئی ہے۔ کہ قدیم سچائیوں کے متعلق انسانوں میں اختلاف عقول کی وجہ سے جو اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں۔ نبی ان کو آکر دُور کر دیتے ہیں۔

سچائی ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں سچائی ہے۔ قرآن کریم جو کچھ پیش کرتا ہے۔ وہ ابدی صداقت ہے۔ ذالک الدین القیم

442

قرآن کریم کی تعلیم اس انسانی فطرت کے عین مطابق ہے جس پر انسان کو پیدا کیا گیا۔ اور یہی وہ مضبوط دین یہی وہ پختہ سچائی ہے۔ جو ہر زمانے میں غیر متبدل اور ہر ملک میں غیر متغیر ہے۔ یہ وہی نغمہ ہے۔ جو حضرت کرشن جی مہاراج کی بنسری سے نکلتا ہوا فضائے ہندوستان پر چھا گیا۔ یہی وہ آگ تھی۔ جو حضرت زرتشت کے سینے سے بھڑک کر ایران کو روشن کر گئی۔ اور پھر یہی وہ نور کامل تھا۔ جو فاران کی چوٹیوں سے بلند ہو کر دنیا کو منور کر گیا۔ اور یہی وہ صداقت تھی۔ جو باقی انبیاء کی وساطت سے دنیا میں ظاہر ہوئی۔ شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی۔ پس صداقت ایک ہی تھی۔ جو مختلف زمانوں میں مختلف زبانوں سے ظہور پذیر ہوتی رہی لیکن ہر زمانہ کے حالات اور استعداد کے مطابق۔ جب انسان ابھی تہذیب و تمدن کی ابتدائی منزل میں تھا۔ تو اسے مذہب کے ایسے ہی اصول و فروع عطا کئے گئے۔ جو اس عہد کے لئے مفید اور ضروری تھے۔ جب اس سے ذرا ترقی ہوئی۔ تو مذہب کے اصول تو وہی رہے لیکن فروع میں عمرانی ترقی کے مطابق تبدیلی کر دی گئی۔ اور یہ ترقی صرف ایک ہی ملک میں نہیں تھی۔ بلکہ مختلف ممالک میں قومی مذاہب اپنے اپنے مقام پر نشو و ارتقاء حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انسانی تہذیب و تمدن اپنے کمال تک پہنچ گیا اور تمام وہ مفاسد اور مشکلات جو خود ساختہ تہذیب و تمدن کا لازمی نتیجہ ہیں ایک ایک کر کے معرضِ ظہور میں آنا شروع ہو گئے۔ انسانی عقول ان کے حل سے عاجز ہو گئیں۔ آخر خدا کی صفتِ رحمانیت نے دستگیری فرمائی۔ اور وادیٔ عرب سے اس انسانِ کامل کو ظہور بخشا۔ جس نے بنی نوع انسان کے سامنے زندگی کا مکمل دستور العمل پیش کیا۔ کوئی ایسی روحانی۔ تمدنی۔ یا اقتصادی صداقت نہیں۔ جو دنیا کے بڑے سے بڑے انسان کی فکری بلند پائیگی نے معلوم کی ہو۔ اور وہ اس دستور العمل میں موجود نہ ہو۔ کوئی ایسی روحانی یا تمدنی۔ یا اقتصادی مشکل نہیں۔ جس کا حل اس دستور العمل میں موجود نہ ہو۔ دنیا آج اقتصادی مشکلات کے ایک خطرناک بھنور میں گرفتار ہے۔ لیکن محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کردہ دستور العمل میں ان کا حل موجود ہے۔ سرمایہ کی غیر منصفانہ تقسیم کے خلاف مزدور طبقہ کی بغاوت ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے حل سے مفکرین زمانہ کے عقول عاجز ہیں لیکن اسلام انسانوں کی اس بے بسی پر نہایت اطمینان سے مسکرا رہا ہے۔ کیونکہ اسے یقین ہے۔ کہ آخر دنیا کو مجبور ہو کر میرا ہی دستِ نگر ہونا پڑے گا۔ بہرحال دنیا کے پردے پر اگر کوئی مذہب ایسا ہے۔ جو مستقبل کا کامیاب مقابلہ کر سکے۔ تو وہ صرف اسلام ہے کیونکہ یہی وہ مذہب ہے۔ جس میں ہر فطرت کے انسان کی تسلی کا سامان موجود ہے۔

مؤثر اور قابلِ عمل مذہب

پروفیسر پریتم سنگھ صاحب نے مستقبل کے مذہب کے متعلق پہلی شرط یہ پیش کی ہے۔ کہ وہ مؤثر۔ اور قابلِ عمل ہو۔ سو یہ شرط ایسی ہے جس میں بجز اسلام کے جملہ مذاہب ناکام ثابت ہوتے ہیں۔ کیا عیسائیت اپنی انتہائی رحم کی تعلیم کے ساتھ یہ دعوےٰ کر سکتی ہے۔ کہ وہ قابلِ عمل ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یورپ عملاً اس سے بیزار ہو چکا ہے۔ "جہد للبقاء" ہر زندہ چیز کی فطرت ہے۔ عیسائیت کی اس تعلیم پہ عمل کر کے کہ اگر کوئی تیری دائیں گال پر چپت رسید کرے۔ تو بائیں بھی آگے کر دے۔ کون ہے۔ جو آج دنیا میں زندہ رہ سکتا ہے۔ مغربی حکومتوں کی جنگی طیاریاں ڈنکے کی چوٹ کہہ رہی ہیں۔ کہ عیسائی مذہب مؤثر۔ اور قابلِ عمل نہیں۔ ہندو مذہب سے اچھوتوں کی بیزاری حقیقت میں "زمانے کا اعلان" ہے۔ کہ ہندو مذہب قابلِ عمل نہیں۔ صرف اسلام اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو مؤثر اور قابلِ عمل ہے یہی وہ مذہب ہے۔ جس میں ایسے معلمین کا ظہور ہوتا ہے۔ جو ہر زمانے میں آکر مذہب کی تشریح و توضیح کرتے ہیں چنانچہ موجودہ زمانہ میں بھی ایک ایسے معلم کا ظہور ہوا۔ اور وہ حضرت میرزا غلام احمدؐ قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ نے تمام اُن عقائد کی جو غلط طور پر مختلف مذاہب میں موجود تھے۔ جدید تشریح و توضیح کر کے اپنا فرض ادا کیا۔ اور مذہب کے اصول کو اس رنگ میں پیش کیا۔ کہ عقلِ سلیم کو انکار کی گنجائش نہ رہے آپ نے اسلام کے نہایت معقول عقائد کو عقل و بصیرت کی روشنی میں اس دلکش انداز سے پیش کیا۔ کہ روحِ عرفان وجد میں آگئی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے احیائے موتیٰ کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ ایسے مُردے تھے۔ جن کی روحیں مُردہ ہو چکی تھیں۔ اور جنہیں دوبارہ حضرت مسیح کے فیوض تربیت سے جدید عرفانی زندگی عطا کی گئی۔ اسی طرح ہندوؤں کی دیوتا پرستی کے متعلق نہایت شرح و بسط سے بیان کیا۔ کہ یہ لوگ غلطی سے جن چیزوں کو دیوتا اور براہ راست مؤثر سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت ایسے نام ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی مختلف صفات کے مظہر ہیں۔ چنانچہ آپ نے دیوتاؤں کے متعلق مفصل بحث کرتے ہوئے فرمایا

"یہ چار مجازی دیوتا ہیں۔ جو وید میں مذکور ہیں۔ چار مجازی صفات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چنانچہ آکاش مجازی طور پر ربوبیتِ کبریٰ کی صفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور سورج رحمانیت کی صفت سے موصوف ہے۔ اور چاند رحیمیت کی صفت سے حصہ دیا گیا ہے اور زمین مالکِ یوم الدین کی صفت سے بہرہ یاب ہے۔ اور یہ چاروں صفات مشہود و محسوس ہیں انہی امور کی وجہ سے موٹی عقل والوں نے درحقیقت ان کو دیوتے قرار دیا ہے۔ اور ان کو رب النوع اور اور قابلِ پرستش سمجھا ہے"

(نسیم دعوت)

غرض مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں اپنی مقدس کتابوں کے حقیقی معانی کو نہ سمجھنے کی وجہ سے جو غلط عقائد رواج پذیر ہو گئے تھے۔ ان تمام کی صحیح تشریح و توضیح عقل کی روشنی میں پیش کر کے ان مقدس کتابوں کو بری الذمہ قرار دیا۔ اور براہین نیرہ سے یہ ثابت کیا۔ کہ تمام انبیائے سلف خواہ وہ عرب میں ہوئے۔ یا شام میں۔ ہندوستان میں ہوئے۔ یا ایران میں۔ چین میں ہوئے۔ یا دنیا کے کسی اور علاقے میں۔ ان سب کی صحیح اور خالص تعلیم نہایت سادہ الفاظ میں قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس کی تبلیغ و اشاعت وہ اپنے اپنے زمانے میں کرتے رہے۔ اے ہندوؤ۔ عیسائیو۔ اور مسلمانو! اس زمانے میں تمہاری دینی و دنیوی فوز و فلاح کے لئے جو دستور العمل ہے وہ کوئی جدید چیز نہیں۔ بلکہ وہی حقیقت ہے۔ جسے نوح نے ایک خوفناک طوفان سے پہلے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس کا اعلان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاران کی چوٹیوں سے بلند کیا۔ جس کی تبلیغ ابراہیم نے کالدیہ کے صنم خانوں میں کی۔ جس کی دعوت فرعون جیسے صاحب جبروت کو دی گئی۔ اور جو کانٹوں کا تاج پہنے ہوئے۔ صلیب پر حضرت مسیح نے بیان کی۔ بے شک یہ تعلیم مختلف زمانوں میں مختلف ہیئتوں۔ اور مختلف اشکال میں ظہور پذیر ہوئی۔ کبھی نرمی کے لباس میں۔ اور کبھی سختی کے جامہ میں۔ کبھی ترکِ دنیا کی صورت میں اور کبھی دنیا میں رہتے ہوئے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے کی شکل میں۔ لیکن ان سب میں حقیقت صرف ایک ہی پوشیدہ تھی اور ان سب کا منبع و ماخذ خدائے برتر کی ذات بابرکات تھی۔ کیونکہ انسان ابھی اپنے معراجِ کمال کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے بعض علمی نکات

نکتۂ اوّل

مولوی صاحب اس بات کے قائل ہیں۔ کہ چونکہ مجدد مامور ہوتا ہے۔ اسلئے رسول بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول ہر بھیجے ہوئے کو کہتے ہیں۔ یہ منصب صرف انبیاء سے مخصوص نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"رسول ہر بھیجے گئے کو کہا جاتا ہے صرف انبیاء سے مخصوص نہیں"۔ "ہر ایک مامور رسول کہلا سکتا ہے اور مجدد مامور ہوتا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم صفحہ ۱۰۲)

لیکن دوسری جگہ ہر رسول کے لئے کتاب کا لانا ضروری قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "نبی یا رسول کا آنا چار چیزوں کو چاہتا ہے۔ (۱) بھیجنے والا سو اللہ تعالےٰ ہے (۲) جس کو بھیجا گیا وہ نبی رسول ہے (۳) جن کی طرف بھیجا گیا وہ اس کی امت ہے۔ (۴) اور جو چیز دیکر بھیجا گیا وہ اس کی کتاب ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۶۶)

نتیجہ یہ نکلا کہ ہر مجدد بھی کتاب لاتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی رسول ہوتا ہے خوب

نکتۂ دوم

مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے خدا نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔ "اس مکمل ہدائت نامہ (قرآن) کی ضرورت ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور اس کے ایک حرف کے ادھر اودھر ہونے سے نسل انسانی کو ایک ناقابل تلافی نقصان ہمیشہ کے لئے پہونچے گا۔ کیونکہ اب آخری نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ جو اس قسم کی غلطی کو دور کرے اس لئے خدا نے فرمایا کہ اس کی حفاظت کا انتظام ہم نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۸۲)

گویا اگر کوئی نبی آسکتا تو مولوی صاحب کے نزدیک قرآن کریم کی حفاظت خدا تعالےٰ اپنے ذمہ نہ لیتا۔ مگر چونکہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا تھا جو قرآن کی حفاظت کرسکے اس لئے خدا تعالےٰ نے اس کی حفاظت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ سبحان اللہ کیا عجیب نکتہ ہے۔

نکتۂ سوم

جب سے مولوی صاحب نے نبوت کے متعلق اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں لکھتے بلکہ مجدد لکھتے ہیں اور اس طرح مسئلہ کفر و اسلام کی بنیاد کو پختہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اس طرح بھی وہ اپنے دام میں آپ گرفتار ہو رہے ہیں۔ وہ لکھ چکے ہیں۔ کہ "کفر یا حقیقی انکار تو یہی ہے۔ کہ کوئی حکم اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئے۔ اس کو نہ مانا جائے۔ خود نبی کا انکار یہ معنے رکھتا ہے۔۔۔۔ کیونکہ اس کے انکار سے کسی حکم الٰہی کا انکار لازم آتا ہے۔" (رد تکفیر اہل قبلہ ایڈیشن اول صفحہ ۲۸)

پھر مجدد کے متعلق لکھتے ہیں۔ "جب اللہ تعالےٰ ایک شخص کو مامور فرماتا ہے تو اس کا ماننا خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا ماننا ہے۔ اور اس کا انکار خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا انکار ہے۔" (تحریک احمدیت صفحہ ۹۵)

پس چونکہ "مجدد مامور ہوتا ہے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۰۲) اور "مامور کا انکار خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا انکار ہے" اور خدا کے حکم کا انکار ہی کفر ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کے نزدیک مجدد کا منکر بھی کافر ہوا۔ امید ہے کہ یا تو مولوی صاحب اپنے اصول پر قائم رہیں گے۔ اور مجدد کے منکر کو بھی کافر کہیں گے۔ یا پھر اس میں تبدیلی کر کے اپنی پوزیشن صاف کریں گے۔

نکتۂ چہارم

مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ مبشرات اصل نبوت سے خارج ہیں۔ ہاں اکثر حالات میں اس کے لازم ہیں۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲)

اس میں دو باتیں قابل غور ہیں (۱) مبشرات اصل نبوت سے خارج ہیں۔ مگر یہ بات مولوی صاحب کے دوسرے کلام سے باطل ٹھہرتی ہے۔ آپ دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔ "جو اصطلاحی نبوت تھی۔ جس کی غرض انسانوں کو ہدائت پہونچانا تھا۔ وہ تو اب نہیں رہی۔ البتہ اس نبوت میں ایک جزو مبشرات بھی ہوا کرتا تھا۔ وہ جزو باقی ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۴۷)

کیا ممکن ہے کہ ایک چیز کسی چیز کا جزو بھی ہو۔ اور پھر اس سے خارج بھی ہو؟ دوسری بات یہ قابل غور ہے۔ کہ اگر مبشرات اصل نبوت سے خارج ہیں۔ اور اکثر حالات میں اس کے لازم ہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ بعض حالات میں نبوت میں مبشرات نہیں ہوتیں۔ یا بالفاظ دیگر بعض انبیاء کو مبشرات حاصل نہیں ہوتیں۔ جس کا ثبوت پیش کرنے کے لئے مولوی صاحب کو چیلنج ہے۔ وہ ثابت تو کر دکھائیں کہ کوئی ایسا نبی بھی گذرا ہے۔ جسے مبشرات سے حصہ نہیں ملا۔

نکتۂ پنجم

مولوی صاحب یہ بیان فرماتے ہوئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم النبی کے نام سے اس قدر مشہور ہو گئے تھے کہ یہ نام جب بھی بولا جاتا تو سامع کا ذہن صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منتقل ہو جاتا۔ لکھتے ہیں:۔

"اس قسم (یعنے النبی اور الرسول) کے الفاظ اختیار کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ گویا دنیا کے اکیلے ہی رسول ہیں"۔۔۔۔۔۔ "یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان کے لئے ما انزل من قبلک پر ایمان لانا ضروری ٹھہرایا گیا۔ گویا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان میں کل انبیائے سابقین پر ایمان شامل ہے۔ دوسری طرف آپ کے بعد سلسلہ نبوت کا انقطاع کر دیا اس لئے آپ کے بعد کسی نبی پر ایمان لانے کی بھی ضرورت نہ رہی۔" (مسیح موعود صفحہ ۳۲)

کیا عجیب نکتہ بیان فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے اکیلے رسول ہیں۔ اب سوال ہوتا تھا کیا وہ رسول رسول نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہوئے یا بعد میں آئیں گے۔ چونکہ مولوی صاحب کا خیال تھا۔ کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اس لئے لکھ دیا۔ کہ پہلے رسولوں پر ایمان تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان ہی میں شامل ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اپنی غرض کو پورا کرنے کے لئے کہہ دیا۔ کہ بعد میں کوئی رسول ہی نہ آئیگا۔ حالانکہ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہوئے پہلے انبیاء پر ایمان لایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بعد میں آنیوالے کسی نبی پر بھی ایمان لایا جاسکتا ہے۔

نکتۂ ششم

مولوی صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں

"(خدا تعالےٰ نے) صالح کے مرتبہ کو اسلام کے لئے خاص نہیں رکھا۔ بلکہ اہل کتاب میں سے جو نیکی کرتے ہیں۔ ان پر بھی صالح کا لفظ بولا ہے۔ جیسا کہ فرمایا من اھل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون اٰیٰت اللہ اٰناء اللیل وھم یسجدون۔۔۔۔ واولٰئک من الصالحین (اٰل عمران ۱۱۲-۱۱۳)"

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱)

اگر یہ بتا دیا جائے کہ مولوی صاحب نے یہ نکتہ کس طرح بنایا۔ تو نکتہ کی حقیقت خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔ مولوی صاحب نے اپنی تائید میں قرآن کریم کی جو آئت پیش کی۔ اس کے ابتدائی اور آخری الفاظ نقل کر دیئے۔ اور درمیانی حصہ کو اڑا کر وہاں نقطے ڈال دیئے۔ کیوں اس لئے کہ وہاں یہ ذکر ہے۔ کہ جن اہل کتاب کو اس آئت میں صالح قرار دیا گیا ہے وہ اللہ تعالےٰ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہیں۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ وہی اہل کتاب ہیں۔ جو مسلمان ہو چکے تھے۔

پس آئت کو مکمل درج نہ کر کے اور اس کا مطلب گم کر کے مولوی صاحب نے ایک نکتہ نکالا۔ جو سراسر دیگر آیات قرآنی کے خلاف ہے۔ انا للّٰہ

خاکسار
محمد صادق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
قادیان

443/ 443

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاسیات عالم کے اہم واقعات

برطانیہ کی کمزور خارجی پالسی کے نتائج

اہل برطانیہ بلا شبہ ایک امن پسند اور صلح جو قوم ہے۔ لیکن ایک ملک کی صلح جوئی اور امن پسندی اس وقت تک مفید اور مؤثر نہیں ہو سکتی۔ جب تک دوسری قومیں بھی اس کے لئے آمادہ نہ ہوں۔ جنگ عظیم کے بعد دنیا میں صلح و امن کی جو خواہش پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے پیش نظر برطانیہ نے سامان جنگ میں اضافہ کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ بلکہ تخفیف اسلحہ کے لئے مختلف ممالک کی جو کانفرنسیں ہوئیں۔ ان میں برطانیہ ہمیشہ اسلحہ کو کم کرنے پر زور دیتا رہا۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ دوسرے ممالک برابر سامان جنگ کی فراہمی میں مصروف رہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان ممالک کی جارحانہ کارروائیوں کے مقابلہ میں جو گذشتہ چند سالوں سے رونما ہو رہی ہیں۔ وہ کوئی مؤثر کارروائی نہ کر سکا۔ اٹلی اور حبشہ کی جنگ ہوئی۔ جاپان اور چین کے درمیان کشمکش رہی۔ اور اب ہسپانیہ میں ایک ایسی خانہ جنگی جاری ہے۔ جس کے نتائج کا برطانوی مفاد پر اثر انداز ہونا لازمی امر ہے۔ جاپان اور اٹلی کے اقدامات اور ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے اثرات کے ذکر میں اخبار سٹیٹسمین (۲۳ مارچ) لکھتا ہے:-

"اس وقت جاپان مشرق اقصےٰ میں برطانوی مصالح کے لئے ایک نمایاں خطرہ ہے اٹلی نے حبشہ میں دریائے نیل کے پانیوں پر جن کے متعلق برطانوی حکومت دیر سے متفکر تھی تسلط قائم کر لیا ہے۔ اور سیاہ فام افواج کی بھرتی کے لئے ایک ایسا میدان حاصل کر لیا ہے۔ جو یورپ دیسیوں کے لئے اضطراب کا باعث ہے۔ نیز اس نے ایک ایسی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ جس سے مشرق کے ساتھ بحری اور جنوبی افریقہ کے ساتھ فضائی مواصلات کو خطرہ میں ڈالا جا سکتا ہے۔ اگر جرمنی اور اٹلی کی مدد سے جنرل فرانکو ہسپانیہ پر تسلط قائم کر لے۔ تو اسے اس امداد کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ اور اس کے لئے اپنی کامیابی کے استعمال کے متعلق بیرونی مشورہ سے انکار کرنا ناممکن ہوگا۔ کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ مشورہ برطانوی امپائر کے مفاد کے موافق ہوگا؟ ظاہر ہے ہسپانیہ پر نازی اور فسطائی اقتدار قائم ہو جائے گا۔ برطانیہ سے دوستانہ تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ اور بحیرۂ روم کے اس سرے پر مواصلات بھی خطرہ میں پڑ جائیں گے۔"

ان تمام واقعات نے برطانیہ پر یہ بات پوری طرح واضح کر دی ہے۔ کہ اس کی مصالحانہ کوششیں یا صلح جویانہ اقدامات اس وقت تک مؤثر نہیں ہو سکتے جب تک وہ اپنے آپ کو بیرونی خطرات کے مقابلہ کے لئے کامل طور پر مسلح نہ کر لے ؛

ترکیہ کی فضائی قوت

اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترکیہ کی وزارت پرواز کی طرف سے ترکی پارلیمنٹ میں ۱۹۳۷ء کے لئے جو بجٹ پیش ہونے والا ہے۔ اس میں مصارف کا اندازہ تین کروڑ بیاسی لاکھ پچاس ہزار پونڈ (ترکی) لگایا گیا ہے۔ وزارت پرواز کے مجوزہ مصارف کا یہ تخمینہ گذشتہ سال کے مصارف سے بقدر تیس لاکھ پونڈ زیادہ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان مصارف کے نتیجہ میں مستقبل قریب میں حکومت ترکیہ کے پاس ایک ہزار ہوائی جہاز اور پندرہ ہزار ہوا باز ہوں گے۔ اور اس کی فضائی قوت بہت مضبوط ہو جائیگی۔ زمانہ حاضرہ کے حربی سامان میں فضائی طاقت چونکہ بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے اس لئے ملکی دفاع کے لئے فضائی قوت کا استحکام ترکی کے لئے ضروری ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے خوشی کی بات ہے۔ کہ حکومت ترکیہ اپنے آپ کو مضبوط بنا رہی ہے

آسٹریا اور جرمنی

معلوم ہوتا ہے۔ آسٹریوں میں نازیوں کے بڑھتے ہوئے اقتدار کو ملک میں نفرت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے جس کی تصدیق ایک تازہ واقعہ سے ہوتی ہے۔ جو ایک نازی وزیر کی برطرفی کی شکل میں رونما ہوا۔ آسٹریا کے چانسلر ڈاکٹر شُشنگ نے ایک نازی وزیر کو جو ۱۹۳۶ء میں آسٹریا اور جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ کے نتیجہ میں مقرر کیا گیا تھا۔ معزول کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ بیجا طور پر نازیوں کا حامی اور طرفدار تھا۔ اگرچہ آسٹریا اور جرمنی کے تعلقات پوشیدہ طور پر کچھ عرصہ قبل ہی ناخوشگوار ہو گئے تھے۔ لیکن اس واقعہ نے ان کی کشیدگی میں اور زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ اور ممکن ہے یہ کشیدگی زیادہ شدت اختیار کرے۔ کیونکہ حکومت آسٹریا اپنی حدود میں نازیوں کے بے جا اقتدار کو توڑنا چاہتی ہے۔ اور جرمنی کا اس پر سیخ پا ہونا لازمی ہے ؛

ہسپانوی باغیوں کی پسپائی

جب سے عدم مداخلت کمیٹی نے ہسپانوی سرحدات کی نگرانی کا انتظام شروع کیا ہے۔ ہسپانیہ میں جنگ کا پانسہ پلٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اٹلی اور جرمنی سے رضاکاروں کی شکل میں جو امداد باغیوں کو پہونچ رہی تھی۔ وہ بہت حد تک کم ہو گئی ہے۔ اور گو ابھی تک باغیوں کی افواج میں ہزاروں اطالوی اور جرمنی رضاکار موجود ہیں جو مصروف پیکار ہیں۔ لیکن مزید امداد کے رک جانے کے باعث باغیوں کی طاقت کمزور ہو گئی ہے۔ اور تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ باغی ہر محاذ پر پسپا ہو رہے ہیں۔ اور سرکاری افواج پیش قدمی کر رہی ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر بیرونی امداد قطعی طور پر بند ہو گئی۔ تو سرکاری افواج باغیوں پر غالب آجائیں گی۔ ایک تازہ خبر تو یہ بھی ہے۔ کہ جنرل فرانکو کی ہسپانوی فوج میں سخت بغاوت پھیل گئی ہے۔ ہسپانوی سپاہی اور افسر سرکاری فوج میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ایک اور محاذ پر جنرل فرانکو کو شکست ہو گئی۔ تو وہ بھاگنے پر مجبور ہو جائے گا۔ گو ابھی جنگ جاری ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آخری نتیجہ کیا ہوگا۔ لیکن ہسپانوی سرحدات کی نگرانی جو عدم مداخلت کمیٹی کی طرف سے بطور تجربہ ظہور میں آئی ہے۔ اس کا نتیجہ خوش کن نکلا ہے۔ اور قتل و خونریزی میں پہلی سی شدت نہیں رہی۔

مکان برائے فروخت

ایک پختہ وسیع مکان واقعہ اندرون شہر جس کا کرایہ مبلغ پندرہ روپے ہے۔ اور آئندہ کرایہ میں اضافہ کی امید ہے۔ جائے وقوع نہایت اچھی ہے۔ ضرورت مند احباب پتہ ذیل پر بات چیت کریں ؛

ب معرفت مرزا منظور احمد صاحب ایجنٹ سنگر کمپنی۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی رپورٹ

۲۵ فروری مجھے ایک چٹھی دو افریقن شخصوں کے دستخط سے ملی۔ کہ جامع مسجد ممبوا میں چار بجے بعد دوپہر مذہبی امور کے متعلق بحث ہوگی چونکہ اس چٹھی میں کوئی دن اور تاریخ نہ تھی اور یوں بھی شہر میں ہماری مخالفت ہے۔ خصوصاً جس شخص کے ہاں یہ دونوں مہمان ہیں یعنی لیوالی وہ ہمارا سخت مخالف ہے اس لئے میں نے اس کے متعلق مناسب سمجھا کہ جواب لکھ دوں۔ چنانچہ میں نے لکھا کہ آپ کا خط مل گیا۔ لیکن افسوس کہ آپ کے خط میں دن اور تاریخ کا کوئی ذکر نہیں کہ کب آپ مجھ سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اور بحث کس مضمون۔ اور کن شرائط پر اور حفظ امن کا ذمہ دار کون ہوگا چونکہ آپ مہمان ہیں۔ اس لئے بہت مناسب ہوگا کہ شہر کے ذمہ دار لوگ خصوصاً لیوالی جس کے ہاں آپ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے دستخطوں سے مجھے چٹھی بھجوائیں۔ ورنہ آپ میرے مکان پر آجائیں۔ میں ہر قسم کی ذمہ داری لوں گا۔ ورنہ شہر میں کسی وسیع مقام پر انتظام ہو۔ اور ہر قسم کی ذمہ داری شہر کا کوئی ذمہ دار شخص لے۔ یہ چٹھی ان کو لیوالی کے مکان پر پہنچا دی گئی۔ انہوں نے جواب دیا کہ کل خود مجھ سے مل کر ان امور کے متعلق فیصلہ کریں گے۔

۲۶ فروری دس بجے تک انتظار کیا لیکن نہ ان میں سے کوئی خود آیا اور نہ ہی کوئی جواب البتہ شہر میں ان کی طرف سے یہ مشہور کیا گیا۔ کہ آج جامع مسجد میں بحث ہوگی۔ اس پر میں نے ایک دوسرا خط ان شخصوں کو لکھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا۔ کہ آپ میں سے نہ کوئی خود آیا اور نہ ہی میرے کل کے خط کا کوئی جواب ملا۔ افسوس ہے کہ آپ جس سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اسے تو بحث کے دن اور تاریخ سے کوئی اطلاع نہیں اور شہر میں آپ لوگوں کی طرف سے یہ مشہور کیا جا رہا ہے۔ کہ آج بحث ہوگی۔ حالانکہ نہ ابھی مضمون کا تصفیہ ہوا ہے نہ شرائط کا اور نہ یہ کہ حفظ امن کا کیا انتظام ہوگا۔

میرا یہ خط دو افریقن احمدی لیکر گئے مگر انہیں کوئی جواب دینے کی بجائے برا بھلا کہا۔ آخر جمعہ کی نماز کے بعد میں نے تین ہندوستانی احمدیوں کو ۳ بجے بعد دوپہر لیوالی کے پاس بھیجا کہ اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو ذمہ داری لیں اور ہمارے خطوط کا جواب دیں۔ وہ اپنے دفتر میں نہیں تھا۔ اس لئے دوست واپس آگئے۔ ۴ بجے کے بعد دار التبلیغ سے میں اور برادرم محمد یاسین صاحب۔ دونوں اس غرض کے لئے لیوالی کے مکان پر پہنچے وہ کھانا کھا رہے تھے کھانے سے فارغ ہوئے تو پوچھنے لگے کیسے کس طرح آئے۔ میں نے کہا آپ کے مہمانوں کی طرف سے مجھے ایک چٹھی کل شام ملی تھی۔ اس کے متعلق میں نے دو چٹھیاں انہیں لکھی ہیں مگر ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔ اور میں نے سنا ہے کہ آج شہر میں مناظرہ کی افواہ مشہور کی جارہی ہے۔ اس پر لیوالی نے کہا کہ یہ تو ان کا کام ہے۔ میں آپ سے چند باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

میں نے کہا بڑی خوشی سے۔ کہنے لگا ہم لوگوں نے اور ہمارے بزرگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی آپ سے براہ راست کچھ سیکھا نماز روزہ وغیرہ تمام امور ہم نے تفسیروں سے سیکھے۔ اس لئے تفسیروں کا ماننا از حد ضروری ہے۔ جواباً میں نے کہا کہ مجھے کسی قدر آپ سے اختلاف ہے۔ نماز روزہ۔ ہم نے تفسیروں سے نہیں سیکھا بلکہ قرآن مجید اور سنت سے سیکھا جو صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ان سے تابعین نے اور پھر تواتر سے ہم تک یہ باتیں پہنچیں۔ مفسرین کی محنت اور ان کی کوششوں کا شکریہ لیکن ان کی ہر بات قابل حجت نہیں۔ ہدایت کے تین طریق ہیں۔ قرآن۔ سنت۔ حدیث۔ ان میں سے پھر ہر ایک کی تشریح کرکے فرق واضح کیا اس پر پوچھنے لگا۔ کہ آپ کیا حدیثوں کو مانتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں مانتے ہیں مگر اس حدیث کو جو قرآن کے مطابق ہو کہنے لگا۔ کہ یہ کیسے معلوم ہو۔ کہ یہ حدیث قرآن کے مطابق ہے۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق مختصراً اسے بتایا۔ کہ بعض باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اور ان کے لئے بہت زیادہ علم کی ضرورت نہیں ہوتی اور بعض باتیں باریک ہوتی ہیں۔ جن کا سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً نبی کا جھوٹ بولنا ایک ایسی بات ہے۔ کہ ہر شخص جانتا ہے۔ نبی جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ مگر ایک حدیث میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم نے تین جھوٹ بولے اب قرآن سے ہم تحقیق کرتے ہیں۔ تو وہاں لکھا پاتے ہیں۔ انہ کان صدیقاً نبیاً۔ کہ وہ سچا نبی تھا۔ اس صورت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ حدیث قابل قبول نہیں۔ کیونکہ صریحاً قرآن کے خلاف ہے اس کے بعد قرآن مجید کی صحیح تفسیر کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے وعدہ۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون میں حفاظت لفظی اور حفاظت معنوی کا وعدہ اور حفاظت معنوی کے لئے مجددین اور مسیح موعود کی آمد وغیرہ امور پر نہایت عمدگی سے گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد ایک شیخ آگیا۔ میں نے ان سے کہا۔ آپ نے بحث کرنے کے لئے مجھے دعوت دی جسے ہم نے قبول کرلیا۔ لیکن آپ نے تاریخ سے اطلاع نہیں دی اور نہ ہی دیگر امور کے متعلق کچھ جواب دیا۔ کہنے لگا۔ کہ ہم نے تو آپ کو ان کے متعلق بھی لکھا تھا۔ میں نے اس کا خط نکال کر اسے دکھایا۔ تو کہنے لگا ہم سے غلطی ہوگئی ہے۔ کہ ان امور کے متعلق نہیں لکھا۔ انشاء اللہ آپ کو دوسرا خط لکھیں گے۔ جس میں امور مطلوبہ کا ذکر ہوگا۔

۵ بجے کے قریب ہم واپس آئے شام کو پتہ لگا کہ لیوالی نے شہر میں جاکر یہ کہنا شروع کردیا ہے۔ کہ شیخ مبارک نہ قرآن مانتا ہے۔ نہ حدیث یہ لوگ کافر ہیں اور جو اس کے پاس جاتے ہیں۔ وہ بھی کافر ہیں۔

لیوالی چونکہ افریقن لوگوں کا مجسٹریٹ ہے۔ اس لئے عوام پر اس کے کہنے کا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ متعدد لوگوں نے ان باتوں کو سن کر حیرت کا اظہار کیا۔ اس پر میں نے دوستوں کو مغرب کے بعد بلاکر مشورہ کیا۔ مشورہ کے بعد یہ طے پایا۔ کہ آئندہ جمعہ کے دن جلسہ کیا جائے اور لیوالی کو خط لکھا جائے۔ چنانچہ ۲۸ فروری خاکسار نے ایک خط عربی میں لکھا۔ جس کا خلاصہ مضمون حسب ذیل تھا۔

اظہار حقیقت کے لئے میں یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس معاملہ میں صحیح طریق کو اختیار کرکے ممنون کریں گے۔ میں نے اپنے بعض احباب سے سنا ہے۔ کہ کل بازار میں لوگوں میں آپ نے یہ کہا کہ شیخ مبارک نہ قرآن مانتا ہے نہ حدیث کو اور یہ کافر ہیں وغیرہ ذالک اگر آپ نے یہ باتیں کہی ہیں تو خدا تعالیٰ شاہد ہے۔ کہ یہ بالکل جھوٹ ہیں۔ کیونکہ میں نے آپ کے مکان پر ہرگز یہ نہیں کہا کہ میں قرآن وحدیث کو نہیں مانتا۔ بلکہ جو کچھ کہا۔ وہ صرف یہ تھا۔ کہ ہدایت کے تین ذریعے ہیں۔ قرآن۔ سنت۔ حدیث۔ اور حدیث کی صحت معلوم کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ اسے قرآن مجید پر عرض کریں اگر اس کے مطابق ہو تو صحیح ورنہ نہیں۔ اس لئے آپ براہ مہربانی اس خبر کی تردید سوموار تک تحریری طور پر کریں۔ ورنہ میں اس خط کو پبلک میں شائع کردونگا۔ اور آپ اس طریق سے باز آجائیں۔ جو کہیں آپ کچھ کہتے ہیں اور کہیں کچھ۔ آپ کو خدا تعالیٰ کے وعید لعنت اللہ علی الکاذبین پر کیا ایمان نہیں رہا۔ اور کیوں ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار کی تنبیہ سے نہیں ڈرتے۔

ہاں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ آپ نے کہا وہ بالکل سچ ہے تو پھر آپ مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں جسکی میعاد ایک سال تک کی ہو۔ تا دنیا پر ظاہر ہو جائے کون عمداً سچ کو چھوڑ رہا اور جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے۔ لیوالی کو یہ خط شام ۶ بجے کے قریب پہنچایا گیا۔ چونکہ مقامی پولیس کا ماتحت عملہ ہمارا مخالف ہے۔ اس لئے وہ اسی دن اس تاک میں رہتے ہیں کہ کوئی بات ملے تو اسے پکڑیں۔ چنانچہ لیوالی انکے پاس پہنچا اور انہوں نے غور کرکے میرے خلاف اور برادرم محمد یسین صاحب کے خلاف دو مقدمے فوجداری دائر کر دیئے۔ پہلا مقدمہ جو دفعہ ۵۰۴ A. P. C کے ماتحت ہے اس کے سمن مجھے ۶ مارچ کو ملے۔ اس مقدمہ کی تاریخ ۱۴ مارچ تھی۔ لیکن بیرسٹر جسے ہم کرنا چاہتے تھے وہ چونکہ باہر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے اس مقدمہ کی تاریخ بڑھ کر پندرہ مارچ ہوگئی۔ مگر عدالت سے باہر آیا تو ایک اور فوجداری مقدمہ کے سمن ملے جسکی تاریخ ۱۳ مارچ ہے۔ یہ دفعہ ۱۲۱ کے ماتحت ہے۔ ہم خدا کے فضل سے خائف نہیں ہیں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ دونو مقدمے بالکل جھوٹے ہیں۔ اور ان میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں مگر یہ چال... دشمن نے یہ ایک چال چلی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کا بول بالا ہو۔ خاکسار۔ شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ)

444
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تاریخ کو کس طرح بگاڑا جاتا ہے

کیا مسلمانوں نے لوٹ مار کی غرض سے ہندوستان پر حملے کئے

مسلمانوں کو بدنام کرنے اور ہندو مسلمانوں کی ناچاقی کی خلیج کو بڑھانے کے لئے جو کوششیں اس زمانہ میں کی جا رہی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ مسلمانوں کے اسلاف کو ظالم و سفاک اور لٹیروں کے رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے جس قدر تاریخی کتب غیر مسلم مصنفین کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے اکثر میں یہی مقصد کارفرما نظر آتا ہے۔

حال میں پروفیسر گلشن رائے صاحب کا ایک لیکچر سکول آف آرٹس لاہور میں "پنجاب میں اسلام کس طرح پھیلا" کے موضوع پر ہوا۔ جس کا خلاصہ روزنامہ ملاپ ۱۴ مارچ میں شائع ہوا ہے۔ لیکچرار صاحب نے اس بات پر خاص زور دیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے ہندوستان پر لوٹ مار کے لئے حملے کئے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"جو عرب لوٹ مار کرنے کے لئے حملہ آور ہوئے۔ ان کا مذہب کیا تھا؟ یہ بھی دیکھ لیا جائے اور یہ بھی دیکھ لیا جانا چاہیئے۔ کہ ان کے فوجی مقاصد کیا تھے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ مسلمان تھے۔ اور عرب سے آئے تھے۔ ان کا مقصد لوٹ مار کرنا ہی تھا۔"

پروفیسر گلشن رائے صاحب کے متعلق ہم یہ تو خیال نہیں کر سکتے۔ کہ وہ تاریخ سے اس حد تک نابلد ہیں کہ مسلمانوں کے ابتدائی حملوں کی اصل وجوہات سے بے خبر ہیں۔ البتہ یہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے دیدہ دانستہ ان کو نظر انداز کر دیا ہے۔ تاکہ اسلامی تاریخ کو بگاڑنے اور مسلمانوں کو بدنام کرنے میں وہ بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ پروفیسر صاحب نے ہندوستان پر مسلمانوں کے حملہ کی بنا ہی چونکہ ٹیڑھی رکھی۔ اس لئے اس پر جو عمارت بنائی۔ وہ بھی ٹیڑھی بنی۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

لوٹ مار کرنے کی غرض سے عرب لٹیروں کا غول سب سے پہلے ۷۱۲ء میں حملہ آور ہوا۔ اس گروہ کا سردار ایک شخص ابو القاسم تھا۔" افسوس ہے۔ کہ انہوں نے سندھ پر مسلمانوں کے حملہ کو قطعی طور پر غلط رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاریخ کا معمولی طالبعلم بھی جانتا ہے۔ کہ سراندیپ سے آنے والے مسلمانوں کے جہاز سندھ کے ساحل کے قریب لوٹے گئے۔ اور حج کو جانے والی عورتوں کو قید کر لیا گیا۔ عام خیال یہی ہے۔ کہ یہ جہاز راجہ داہر والئے سندھ کے ایما سے لوٹے گئے لیکن اگر بعض غیر مسلم مؤرخین کے اس نظریہ کو بھی مان لیا جائے۔ کہ یہ لٹیرے عام ڈاکو تھے۔ تو بھی مسلمانوں کا یہ مطالبہ معقول تھا۔ کہ راجہ داہر اپنے علاقہ میں امن قائم کرے۔ اور باغی لٹیروں کو سزا دے۔ اگر آج کل بھی ایسا کوئی واقعہ ہو۔ تو حکومت دوسری حکومت سے یہی مطالبہ کرے گی۔ چنانچہ ابتداءً حجاج بن یوسف نے جو ولید بن عبد الملک کی طرف سے عراق کا حاکم تھا۔ ایک مکتوب محمد بن ہارون کے پاس اس لئے بھیجا کہ اسے داہر والئے سندھ کو بھیج دے لیکن راجہ داہر نے ملزموں کی سزا دہی میں لیت و لعل کیا۔ اس پر مسلمان مجبور ہو کر محمد بن قاسم کی زیر سرکردگی سندھ پر حملہ آور ہوئے۔ آج اگر حکومت ہند سرحد کے آزاد قبائل پر چڑھائی کرنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کرے۔ کہ قبائل ایک اغوا شدہ ہندو لڑکی کو واپس مانگتے ہیں۔ تو ہندوؤں کے نزدیک بالکل جائز اور مستحسن ہے۔ لیکن اگر مسلمان اپنی عورتوں کو دشمنوں کے پنجۂ ستم سے چھڑانے کے لئے حملہ آور ہوں۔ تو وہ لٹیرے۔

اسی طرح غزنوی خاندان نے ہندوستان پر جو حملے کئے۔ اس میں انہوں نے پہل نہیں کی۔ بلکہ تمام تاریخی کتب گواہ ہیں۔ کہ پہلے راجہ جے پال نے افغانستان کی سرحد کو عبور کر کے مسلمانوں پر حملہ کیا مجبوراً سلطان سبکتگین کو مدافعت کرنی پڑی۔ جب جے پال نے شکست کھائی۔ اور تاوان دینے کی شرط پر صلح کر کے واپس ہوا۔ تو لاہور آ کر پھر بگڑ بیٹھا اور سلطان کے آدمیوں کو قید کر لیا۔ اس لئے مجبوراً سلطان کو دوبارہ حملہ آور ہونا پڑا۔ اس وقت تمام ہندو راجاؤں کی مدد سے جے پال پھر مسلمانوں کے مقابلہ پر آیا۔ لیکن شکست کھائی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے پہل نہیں کی۔ بلکہ خود ہندو راجاؤں نے پہل کر کے مسلمانوں کو اپنے مقابلہ کے لئے دعوت دی۔ ایسی حالت میں مسلمان حکمرانوں کو لٹیروں کا خطاب دینا کسی تاریخ دان کا کام نہیں ہو سکتا۔

خاکسار:- عبد الواحد ایڈیٹر اخبار اصلاح سری نگر

قابل مبارکباد اخلاص

مسٹر عبد العزیز شریف سابق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان حال سکرٹری انجمن احمدیہ پاڈانگ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا ملایا زبان میں ترجمہ مکمل کر کے چھاپنے کے لئے محترم جناب ابوبکر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ پاڈانگ کو دے دیا ہے۔ گو اس وقت ان کی مالی حالت اچھی نہیں۔ مگر ایمان و اخلاص کی بنا پر انہوں نے اس مبارک کام کو اکیلے اپنے ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اہلیہ صاحبہ سے مشورہ کر کے انکے بعض زیورات فروخت کر دئے۔ اور اس طرح ایک کافی رقم مہیا کرنے کے بعد انہوں نے کتاب مذکور چھاپہ خانہ میں دے دی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر شائع ہو جائے گا۔ ہم اس اخلاص اور ایثار پر جناب ابوبکر صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تقرر قائم مقام امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

چونکہ چوہدری چھجو خان صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا کچھ عرصہ کے لئے باہر جا رہے ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی جگہ چوہدری بشارت علی خان صاحب کو قائم مقام امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلیٰ

اندرون قادیان قابل فروخت مکان

۱- ایک خام مکان

مسجد مبارک سے دو تین منٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مرکا بیت۔ ایک دالان قریباً ۲۵×۱۰ فٹ ایک بیٹھک باورچی خانہ

۲- ایک پختہ مکان

جو تین الگ الگ مکانوں کا مجموعہ ہے۔ دو نیچے اور ایک اوپر چوبارہ۔ ملکا تینوں مکانوں کا ہے۔ اندرون قصبہ بطرف شرق واقعہ ہے۔ تفصیل قیمت کیلئے پتہ ذیل سے طے کریں۔ کتاب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرار صاحب بہادر کواپریٹو سوسائٹیز لاہور کی خدمت میں درخواست

جناب عالی گذارش یہ ہے۔ کہ ہمارے گاؤں موضع بیرم پور تحصیل و ضلع ہوشیارپور میں اشتمال اراضیات کے ماتحت زمینوں وغیرہ کا جوڑ و بدل کیا گیا ہے۔ اس میں ہم غریب مسلمانوں سے صریح ناانصافی کی گئی ہے۔ درآنحالیکہ ہم شروع سے داویلا کرتے چلے آرہے ہیں۔ کہ ہمارے قبرستان ہمارے لئے قابل ادب جگہیں ہیں۔ ان کو بدستور قائم رکھا جائے۔ نہ ان کو مزروعہ رقبہ میں ڈالا جائے۔ اور نہ ان میں سے کوئی راستہ نکالا جائے۔ مگر باوجود ہمارے درخواست پر درخواست دینے اور چیخ و پکار کرنے کے ہماری آجتک پوری دادرسی نہیں کی گئی۔ اس کے تدارک کیلئے ایک درخواست بتاریخ ۳ مئی ۱۹۳۶ء بمشورہ سب انسپکٹر صاحب بخدمت سیکرٹری صاحب اشتمال اراضیات دوسری ۲۴ اگست ۱۹۳۶ء کو بمشورہ اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب ہوشیارپور بخدمت انسپکٹر صاحب حلقہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور اور تیسری ۲۳ نومبر ۱۹۳۶ء کو معرفت جناب ناظر صاحب امور عامہ قادیان بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ہوشیارپور بھیجی گئی۔ اسی طرح ہم نے بذریعہ اخبارات بھی افسران بالا تک اپنی آواز پہونچانے کے لئے بار بار داویلا کیا۔ جو روزنامہ الفضل قادیان میں شائع ہو چکا ہے۔ جس پر صرف اتنا ہوا ہے۔ کہ صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار بہادر ضلع ہوشیارپور کے حکم سے صرف ہمارا ایک قبرستان مزروعہ رقبہ سے نکالدیا گیا۔ جس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔ اور دوسرے قبرستان کے متعلق صرف اتنا کیا۔ کہ جس سکھ کے مزروعہ رقبہ میں رکھا گیا تھا۔ اس سے نکال کر ایک مسلمان کے رقبہ مزروعہ میں زبردستی دے رہے ہیں۔ جو اسپر صریح ظلم ہے۔ حالانکہ یہ قبرستان محکمہ مال کے ۱۲-۱۹۱۱ء کے بندوبست اور ۳۵-۱۹۳۴ء کی جمعبندی میں مندرج ہے۔ جسے کسی طرح بھی کسی مزروعہ رقبہ میں از روئے قانون شامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس قبرستان کے ایک حصہ میں سے راستہ نکالا گیا ہے۔ اسے بھی ہٹا کر دوسری جگہ تبدیل نہیں کیا گیا۔ اس طرح ہم مسلمانوں کی قبروں کی بے حرمتی کر کے ہمیں اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ ہمارے اس قبرستان کا حلقہ باڑ اور اس میں سے درخت وغیرہ اکھاڑ کر اس کا نام و نشان مٹا دیا گیا ہے۔ غرضکہ اس کا کچھ حصہ راستہ میں شامل کر کے باقی حصہ کو مزروعہ رقبہ میں ڈال دیا گیا ہے۔

باوجود ہمارے احساسات و جذبات کو مجروح کرنے اور اشتعال دلانے کے جو سراسر قانون کی بے حرمتی اور سکھا شاہی ہے۔ ہم قانونی کارروائی کر رہے ہیں۔ اور ہم میں سے سرکردہ مسلم اشخاص طرفین کو فسادات سے بچا رہے ہیں۔ لہذا اگر جلد اس قبرستان کو راستہ اور مزروعہ رقبہ سے نکال کر بدستور سابق اس کی حلقہ بندی نہ کرائی گئی۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ مسلم پبلک میں سر پھٹول ہو کر طرفین میں مقدمہ بازی شروع ہو جائے۔ کیونکہ موضع بیرم پور کے علاوہ گرد و نواح کے دیہات کے مسلمان بھی جوش میں بھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

چونکہ موضع بیرم پور میں جہاں اشتمال ہوا ہے۔ کثرت آبادی ہندوؤں کی ہے نمبردار دونوں غیر مسلم ہیں۔ ذیلدار سکھ۔ سب انسپکٹر و انسپکٹر اشتمال اراضیات و اسسٹنٹ رجسٹرار صاحب اشتمال اراضیات اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سب کے سب ہندو یا سکھ ہیں۔ اس لئے اشتمال کنندگان موضع بیرم پور کو مسلمانوں کے جذبات سے ذرا بھر بھی ہمدردی نہیں۔ اور ان پر ناجائز دباؤ ڈالنے کے لئے ان کے احساسات و جذبات کو کچل کر ان سے بے انصافی برتی گئی ہے۔

لہذا گذارش ہے۔ کہ انصاف و قانون اور رعایا پروری کے لحاظ سے ہم بیکس و عاجز مسلمانوں کی پوری طرح دادرسی فرما کر اس قبرستان کو بدستور سابق راستہ اور مزروعہ رقبہ سے نکال کر اور اس پر حلقہ بندی کرا دینے کا حکم صادر فرما دیا جائے۔

داخواست کنندگان

فدویان جملہ مسلمانان موضع بیرم پور۔ ڈاکخانہ گڑھ دیوالہ۔ تھانہ ہریانہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور

موتی کوڑیوں کے مول

۴ اپریل کو ہندوؤں وغیرہ میں تبلیغ کا دن ہے انھیں یہ بہترین روحانی تحائف دیجئے!

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ

سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ صفحات ۳۶۷ چھپائی بہترین کاغذ عمدہ جلد سنہری ہدیہ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ جو اصل لاگت سے بھی کم ہے۔

قرآن مجید کا ہندی ترجمہ

سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ صفحات ۸۰۴ چھپائی بہترین کاغذ اچھا جلد سنہری ہدیہ صرف ایک روپیہ چھ آنے۔ جو اصل لاگت سے بھی کم ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت

سائز $\frac{22 \times 29}{16}$ صفحات ۵۵۰ کاغذ عمدہ چھپائی بہترین جلد سنہری ہدیہ صرف آٹھ آنے جو اصل لاگت سے بھی کم ہے۔

سات کتابوں کا سٹ

بجائے پانچ روپے سے ایک روپیہ آٹھ آنے پر

(۱) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب (۲) مسلمانوں کے احسان سکھوں پر (۳) سکھ اور مسلمان (۴) سکھ مسلم اتحاد (۵) ہندو دھرم کی حقیقت (۶) آریہ مذہب کی حقیقت (۷) گائے اور سکھ دھرم اصل قیمت پانچ روپے رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے ان رعایتی میں محصولڈاک شامل نہیں ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک معزز تعلیم یافتہ اور کنواری لڑکی کے لئے جس کی عمر ۲۰ بیس سال ہے۔ کنوارا رشتہ درکار ہے۔ لڑکا برسر روزگار۔ تعلیم یافتہ اور پیدائشی احمدی ہو۔ کشمیری رشتہ کو ترجیح دی جائے گی۔

خط و کتابت بنام م معرفت محمد یعقوب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ہو

445
Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ موصیان

بعض احباب نے اپنے حصہ آمد میں اپنے طور پر اضافہ کر دیا ہے۔ لیکن اس کی ہمیں اطلاع نہیں دی۔ اس سے ہم قطعی طور پر سمجھ نہیں سکتے کہ انہوں نے اضافہ وصیت کیا ہے یا ان کی آمدنی زیادہ ہوگئی ہے اس لئے زیادہ حصہ بھیج رہے ہیں۔ ہم ان کو اضافہ وصیت کرنیوالوں میں شامل نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایسے احباب کو جنہوں نے اضافہ وصیت کر دیا ہو۔ لیکن ہمیں اطلاع نہ دی ہو۔ ہمیں جلد اطلاع دینی چاہئیے۔ کہ ہم نے فلاں تاریخ سے اضافہ وصیت کر دیا ہے۔ اور اس کے مطابق حصہ آمد دے رہے ہیں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو لحمی یا شحمی کسی قسم کا ہو اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے دستے)

اکسیر ذیابیطس وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں - انسان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔

ذیابیطس کتنا ہی پرانا ہو اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابیطس سے ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں قیمت تین روپیہ نوٹ۔ فہرست دواخانہ منگوا لیجئے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید

حکیم ثابت علی دعا لم مثنوی مولانا روم) محمود نگر ۵ لکھنؤ

مخزن نعمت

پانچواں ایڈیشن

مٹھائیاں بنانا سیکھئے

قیمت فی جلد ۱ روپیہ

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں بند گوبھی قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے قسم قسم کے کباب بھرتے۔ دالیں۔ مچھلی بڑے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان۔ پراٹھے۔ ڈبل روٹی۔ پوری کتلمہ باقرخانی۔ بھینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں مثلاً بالوشاہی جلیبی شکرپارہ۔ کھجور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے۔ پیڑے۔ برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے اکبریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب۔ انار۔ خشخاش۔ شہتوت۔ لیموں۔ صندل۔ بنفشہ۔ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار۔ اور ہر طرح کے مربے تیار کرنے نیز بگڑتے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا۔ مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب۔ تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت۔ مکھن۔ گھی۔ اور پنیر کے متعلق ہدایات اور کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ مع محصول ڈاک ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

محلہ دارالرحمت میں نہایت عمدہ قطعات

مجلس مشاورت کے موقعہ پر خاص رعایت

اس وقت محلہ دارالرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے قریب اور سٹار ہوزری کے سامنے نہایت عمدہ قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ جن کی قیمت میں مجلس مشاورت کے ایام میں یعنی ۲۵ مارچ سے لیکر ۳۱ مارچ تک کے لئے دس فیصدی کمی کر دی گئی ہے خواہشمند احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کیلئے قیمت نقد ادا کرنی ضروری ہوگی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۳/۲۲

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھریا ۲۴ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جھریا میں تعزیہ کے جلوس کے سلسلہ میں فساد کے نتیجہ میں ایک درجن کے قریب اشخاص مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نصف شب کے قریب فرقہ دارکشیدگی بڑھ گئی۔ جب کہ مسلمانوں کے جلوس پر آتشگیر مادہ پھینکا گیا۔ پولیس نے حالات پر قابو پالیا۔ اس سلسلہ میں متعدد گرفتاریاں کی جارہی ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں ۱۹ ہندو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لاہور ۲۴ مارچ۔ قصور میں شیعوں کو ذوالجناح کا ماتمی جلوس نکالنے کی اجازت نہیں تھی۔ لیکن اس مرتبہ پنجاب کے مختلف اضلاع کے شیعوں نے فیصلہ کیا کہ قصور میں ذوالجناح کا جلوس نکالا جائے اور اگر حکومت کی طرف سے رکاوٹ ڈالی جائے۔ تو سول نافرمانی کی جائے اس فیصلہ کے پیش نظر پنجاب کے مختلف اضلاع سے ۸۰ کے قریب شیعہ رضاکار قصور پہنچ چکے ہیں۔ آج ماتمی جلوس کی اجازت نہ ملنے پر سول نافرمانی کا آغاز کر دیا گیا۔ اور ۲۰ رضاکاروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۲۳ مارچ سے ۲۷ مارچ تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

پٹنہ ۲۴ مارچ۔ گورنر بہار نے مسٹر سری کرشن سنہا سے ملاقات کر کے صوبہ بہار کے کابینہ کی ترتیب کے متعلق ان سے استعانت طلب کی ہے۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ کونسل آف سٹیٹ کی کانگرس پارٹی اور انڈی پنڈنٹ پر اگریسو پارٹی بھی گورنر جنرل کے سفارش کردہ بل کی مخالفت کرے گی۔

امرتسر ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کو پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے علیحدہ کرنے کے لئے شیخ محمد صادق ان کی کامیابی کو ناجائز قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف عذرداری کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۲۴ مارچ۔ اخبار "ٹائمز" اپنے "ہندوستان نمبر" میں عہدوں کی مشروط قبولیت کے متعلق کانگرس کے فیصلہ پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ کوئی گورنر اپنے ان خاص اختیارات سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔ جو کہ ہنگامی صورت حالات کے لئے مخصوص ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے۔ نہ وائسرائے اور نہ کوئی گورنر کسی پارٹی کو یہ یقین دلا سکتا ہے۔ کہ وہ ان اختیارات کا استعمال نہیں کریگا۔ اگر وہ ایسا یقین دلائیگا۔ تو ایکٹ کی خلاف ورزی کرے گا۔

ناگپور ۲۴ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سی۔ پی اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر این۔ بی۔ کھارے کو گورنر کی طرف سے ایک مکتوب ملا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جدید وزارت کی ترتیب کے سلسلہ میں وہ ڈاکٹر کھارے سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر کھارے ۲۶ مارچ کو ملاقات کریں گے۔

قاہرہ ۲۴ مارچ۔ حکومت مصر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان جو تجارتی معاہدہ قائم ہے۔ اس کی میعاد میں مزید دس سال کا اضافہ کر دیا جائے۔

لاہور ۲۴ مارچ۔ حال میں کمشنر اصلاح دیہات پنجاب نے ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ سے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا سائنس دانوں نے اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ کیا ہے۔ کہ میدے اور آٹے میں سے کونسی چیز مفید ہے۔ ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ نے جواب دیا۔ کہ میدہ کی نسبت آٹا بہت زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ وٹامن آٹے کی بھوسی میں ہوتا ہے۔ جو میدہ سے بالکل نکال دی جاتی ہے۔

راولپنڈی ۲۴ مارچ۔ حکومت کے ارباب اختیار وزیرستان کی بدامنی کو دور کرنے کے لئے پوری جدوجہد کر رہے ہیں۔ بنوں سے پولیس کی کمک پہنچ گئی ہے۔ چنانچہ اہم جنگی مقامات پر فوج اور پولیس متعین کر دی گئی ہے۔ اور تمام علاقہ میں پولیس کی چوکیاں بڑھا دی گئی ہیں۔

رنگون ۲۴ مارچ۔ آج دارالمندوبین برما کا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس میں عدم اعتماد کی دو تحریکوں پر جن میں سے ایک صدر کے خلاف اور دوسری دو نئے وزراء کے خلاف تھی غور و خوض ہونا تھا۔ صدر کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد ۶۳ اور ۵۳ آراء کے تناسب سے مسترد ہو گئی۔ اسی طرح دوسری قرارداد بھی صدر کے کاسٹنگ ووٹ کے باعث مسترد ہو گئی۔

سورج گڑھ (ریاست جے پور) ۲۴ مارچ معاصر "انقلاب" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سورج گڑھ کی تمام مسلم آبادی مختلف مقامات کی طرف نقل مکانی کر گئی ہے۔ مسلمانوں کا یہ اقدام حکام ریاست کی مسلمانوں کے مذہبی امور میں مداخلت کے خلاف بطور احتجاج عمل میں آیا ہے۔ ایک ہزار کے قریب مسلمان بھوانی اور رہتک کے راستے پاپیادہ عازم دہلی ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۲۴ مارچ۔ بنگال کی وزارت کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں گیارہ وزیر ہونگے۔ جن میں سے چھ مسلمان اور پانچ ہندو ہونگے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ کابینہ میں حسب ذیل اشخاص لئے گئے ہیں۔ اے کے فضل الحق خواجہ سر ناظم الدین۔ نواب مشرف حسین ایچ ایس۔ سہروردی۔ نواب صاحب ڈھاکہ۔ مسٹر نوشیر علی۔ سر بجے پرشاد سنگھ نلینی رنجن سرکار۔ مہاراجہ صاحب قاسم بازار۔ مسٹر پرسن دیو رائے کوٹ اور مکند بہاری ملک۔

کراچی ۲۴ مارچ۔ چیف سکرٹری گورنمنٹ سندھ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے۔ کہ گورنر سندھ نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کو آج صبح ملاقات کے لئے بلایا تھا۔ چنانچہ انہوں نے وزارت کے لئے مسٹر گوبند رام اور میر بندے علی خان کے نام پیش کئے ہیں یاد رہے کہ سندھ اسمبلی میں صرف تین وزیر ہونگے۔ جن میں سے دو مسلمان اور ایک ہندو ہوگا۔

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک نمائندہ سے دوران ملاقات میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ تحفظات اور گورنروں کے اختیارات خصوصی کی موجودگی میں عہدوں کو قبول کرنے کا فیصلہ بے معنی ہے۔ مزید کہا میں فی الحال یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ آیا کانگرسی وزارتیں مرتب ہونگی بھی یا نہیں۔ لیکن اگر کانگرسی وزارتیں قائم ہو گئیں۔ تو اس صورت میں تمام کانگرسی صوبوں کی وزارتوں کو اپنے لوائح عمل میں یکجہتی ملحوظ رکھنی ہوگی۔

کٹک ۲۴ مارچ۔ حکومت اڑیسہ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ یکم اپریل سے اڑیسہ میں جو آئینی تبدیلی ہونے والی ہے۔ اس کے پیش نظر گورنر اڑیسہ ان لوگوں کا جو نئے آئین کے ماتحت خواہ وزراء کی حیثیت میں یا ارکان اسمبلی کی حیثیت میں گورنمنٹ اڑیسہ سے وابستہ ہونگے۔ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور انہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ وہ ان سے تعاون کرتے رہیں گے۔ اور اپنی آئینی ذمہ داریوں کے پیش نظر جماعتی سیاسیات سے علیحدہ رہیں گے۔ اور سیاسی پارٹیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔

مدراس ۲۴ مارچ۔ معلوم ہوا ہے مدراس کی وزارت کے سلسلہ میں گورنر مدراس کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر راجگوپال اچاریہ کو دعوت ملاقات دینگے

نئی دہلی ۲۴ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۷۸ کے ماتحت وزیر ہند نے حسب ذیل اصحاب کو مشیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ سر ڈی بمرے۔ سر ہنری سر کوش سر آر گلانسی۔ سر عبدالقادر۔ سر ایلن بارنز مسٹر موہن سنگھ۔ سر اے راما سوامی مدلیار سر ہیوبرٹ ولیم سن اور سر جے ایم کلے۔

امرتسر ۲۴ مارچ۔ گندم ہاڑی ۳ روپے ۵ آنے ۹ پائی۔ اسوج ۳ روپے ۶ آنے ½۱ پائی [illegible] سنا ۶ روپے ۳ [illegible] ۵ [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی